یادِ رفتگان

پروفیسر محمد اقبال الرحمٰن

مولانا عبدالرزّاق فاروقی احمد پوری

مولانا عبدالحق محدّث مکی رح کے فرزند، احمد پور شرقیہ کے بلند پایہ بزرگ خطیب مولانا عبدالرزاق صاحب فاروقی ۱۲ر اپریل ۸۶ء مطابق ۲ر شعبان المعظم ۱۴۰۶ھ پیچہ وطنی ریلوے سٹیشن پر اچانک حرکتِ قلب بند ہونے سے اللہ کو پیارے ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ!

مولانا مرحوم رح ماموں کانجن میں جامعہ تعلیم الاسلام کے زیرِ انتظام منعقدہ کانفرنس میں فکرِ آخرت کے موضوع پر ایمان افروز خطاب کر کے واپس احمد پور شرقیہ آنے کے لیے پیچہ وطنی ریلوے سٹیشن پر ٹرین کا انتظار کر رہے تھے کہ واصل بحق ہو گئے۔ اُن کی میّت پروفیسر محمد ظفر اللہ صاحب (رئیس جامعہ ابی بکر کراچی) مقامی اراکین جمعیت اہلحدیث بالخصوص حکیم محمد رفیق صاحب اور مقامی انتظامیہ کے بروقت تعاون سے رات چار بجے احمد پور شرقیہ پہنچائی گئی۔

مولانا مرحوم رح نے تبلیغ دین کا مقدس فریضہ، جو ان کی زندگی کا نصب العین تھا، جاری رکھتے ہوئے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ وہ بہت خوش الحان، سحر البیان مقرر، بلند پایہ خطیب، قاری اور عالمِ حدیث تھے۔ اپنے معتدل اندازِ فکر اور دل نشین طرزِ بیان کے باعث بلا تخصیص مسلک ہر مکتبِ فکر کے خواص و عوام میں یکساں مقبول اور ہر دل عزیز تھے۔ ان کے نامور والدِ محترم مولانا عبدالحق صاحب محدّث مکی رح مسجد الحرام میں تیس سال درسِ حدیث دیتے رہے، بعینہٖ عظمتِ اسلاف کو قائم رکھتے ہوئے مولانا مرحوم بھی اتنا ہی عرصہ تبلیغِ کتاب و سنّت، درس و تدریس اور ملک کے کونے کونے میں شرک و بدعت کی ظلمتوں میں توحید و سنّت کا چراغ روشن رکھنے کیلئے کوشاں رہے۔ اس کے ساتھ محکمۂ تعلیم سے منسلک ہونے کے باعث

ہزاروں شاگردوں کے اذہان کو درسِ قرآن وحدیث کی ضیا پاشیوں سے بھی منور کیا، جو اندرون وبیرون ملک "قَالَ اللّٰهُ وَ قَالَ الرَّسُوْلُ" کی عظمت کے امین بن کر آبرومندانہ زندگی بسر کر رہے ہیں۔

مولانا ایک اعلیٰ دینی روایات کے امین خاندان سے تھے۔ اور اپنی ذاتی شرافت اور خاندانی نجابت کی بناء پر اپنے اجداد کی عظمت کے مظہر تھے۔ ان کے والدِ محترم شیخ عبدالحق رحمہ صاحب رحمہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو میں جنت البقیع میں دفن ہیں۔

مولانا کی نمازِ جنازہ پروفیسر حافظ محمد عبداللہ صاحب بہاول پوری نے پڑھائی۔ جنازہ میں ہر مکتبِ فکر سے تعلق رکھنے والے ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ اور ان کا آخری دیدار کرنے کے بعد اشکبار آنکھوں سے انہیں مقامی قبرستان میں سپردِ خاک کیا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

ان کی رحلت سے جہاں ان کے خویش واقارب متاثر ہوئے ہیں، وہاں جماعت اہلِ حدیث بالخصوص ایک بلند پایہ عالمِ دین سے محروم ہوگئی ہے۔ تاہم ان کے فرزندانِ محترم میں سے حافظ محمد اسحٰق صاحب (سرزمینِ حجاز) تبوک میں امامت اور خطابت کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ محمد ابراہیم صاحب فاروقی مقامی گورنمنٹ کالج میں شعبۂ علوم اسلامیہ میں استاد مامور ہیں۔ اور حافظ محمد اسرائیل صاحب فاروقی جامعہ ہندسہ (انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور) میں شعبۂ علوم اسلامیہ میں اسسٹنٹ پروفیسر کے عہدہ پر فائز ہیں۔ محمد اسماعیل صاحب فاروقی سنتِ نبوی پر عمل کرتے ہوئے کسبِ معاش کے لیے تجارت سے منسلک ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ مقامی یوتھ فورس اہلحدیث کے ناظم بھی ہیں۔ باقی بچے زیرِ تعلیم ہیں۔ جبکہ مولانا مرحوم کے برادرِ عزیز مولانا عبدالوکیل صاحب ہنوز حرمِ پاک میں اپنے والدِ گرامی کے مقدس مشن درسِ حدیث پر مامور ہیں۔

مولانا نے اپنے سوگواروں میں ایک بیوہ، آٹھ فرزند اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ ان کے فرزندانِ گرامی بھی شعبۂ تدریس سے منسلک ہونے کے باعث اپنے باپ دادا کے مشن کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اور یوں علم وآگہی کا یہ سرچشمہ شعور وادراک کے پیاسے دلوں کی تسکین کا ذریعہ بنا ہوا ہے۔